بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام

تالیف

علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

ایم اے عربی، پی ایچ ڈی عربی

فاضل جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف۔ فاضل بغداد یونیورسٹی عراق

ناشر اویسی بُک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ

لوح ترتیب

==================

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین میں خلافت عطا فرمائی اور جنّوں کو ہٹا کرا سے زمین پر آباد کیا۔ نسل انسانی میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ آبادی موجودہ حد تک پہنچ گئی۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو دنیا کی آبادی چھ ارب ہوگئی تھی اس موقعہ پر "the day of six billion" (دی ڈے آف سکس بلین) منایا گیا۔ دنیا بھر میں اس سلسلے میں پلاننگ کی آواز بلند کی جارہی ہے۔ پاکستان میں پہلی پاپولیشن پالیسی Population Policy ۱۹۹۵ء میں بنائی گئی۔ پاکستان میں آبادی کے اضافے کی رفتار کو ماہرین اس انداز سے بیان کرتے ہیں کہ ہر سال پاکستان میں ایک لاہور شامل ہورہا ہے۔

United Nations کی تنظیم فیملی پلاننگ Family Planning کے علاوہ پاکستان میں "فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن پاکستان" اور دیگر کئی چھوٹی موٹی تنظیمیں آبادی میں اضافے کی روک تھام کیلئے میدان میں ہیں۔ اس سلسلے میں کئی مذاکرے اور سیمینار Saminar منعقد کئے جاتے ہیں۔ اخبارات کے فورم بھی اس سلسلے میں خاصی دلچسپی لیتے ہیں۔ آبادی کے عالمی دن کے موقعہ پر ذرائع ابلاغ فیملی پلاننگ کی تشہیر کرتے ہیں۔

بایں ہمہ ہمیں بحثیت مسلمان اس مسئلے کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینا ہے تاکہ اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے ہم کسی ناجائز کام کا ارتکاب نہ کر بیٹھیں۔ کیونکہ

خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم)

باب اوّل

فصل اوّل: اسلام اور مقاصدِ نکاح

۱۔ توالد تناسل

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَ نِسَاءً۔ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَام۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔ (النساء/۱)

''اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلائے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

اِنْكِحُوْا فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ.. (ابن ماجه رقم الحديث ۱۸۶۳)

نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری وجہ سے بڑی امت والا ہونگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

اِنْكِحُوْا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(کنز العمال رقم الحدیث ۴۴۵۲۲)

بچے جنم دینے والی عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ میں ان کی وجہ سے قیامت کے دن فخر کرونگا۔

۲۔حصول سکون:

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْکُنَ اِلَیْهَا. (الاعراف/۱۸۹)

وہی جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی میں سے اسکی زوجہ کو پیدا کیا تا کہ وہ اس سے چین پائے۔

نیز فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَمِنْ آیَاتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً۔ (الروم /۲۱)

اسکی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔

۳۔سببِ عفّت و پاکدامنی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ۔ (بخاری رقم الحدیث:۱۹۰۵)

''جو رہائش ونفقہ کی استطاعت رکھتا ہے اسے شادی کر لینی چاہیے، کیونکہ نکاح آنکھ کو بہت نیچے کرنے والا اور شرمگاہ کیلئے بہت محافظ ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا اس پر روزہ لازم ہے، کیونکہ اس کی شہوتِ جماع کو مٹائے گا''۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَالْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔

(النور/۳۳)

اور چاہیئے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے مقدور والا بنادے۔

فصل دوم: اسلام میں عورت کا مقام

چونکہ عورت کی گود میں بڑے بڑے کردار جلوہ گر ہوتے اور بڑے بڑے مقدس نفوس کا ظہور اس سے ہوتا ہے اس لیئے اسلامی تعلیمات میں اس کا مقام بڑا اونچا ہے۔ چونکہ اسکی آغوش سے پوری سوسائٹی برآمد ہوتی ہے اسلیئے اس کی طہارت، علم اور ادب کا اثر براہ راست پورے ماحول پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اسلامی انقلاب کا اسے مصدر قرار دیا جا سکتا ہے اس واسطے اسلام نے اس کو غیر معمولی مقام دیا ہے۔

قرآن مجید کی متعدد آیات مستقل عورت کے بارے میں ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجنوں فرامین اسکی شان سے متعلق ہیں۔ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ کا بیان ہے۔

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ اَقْبَلَتْ اِمْرَاَةٌ ،حَتّٰى دَنَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهٗ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوْا هِيَ اُمُّهُ الَّتِيْ اَرْضَعَتْهُ۔

(مشکوۃ/۴۲۰، باب البر والصلۃ)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کرتے

دیکھا اچانک ایک عورت آئیں یہاں تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے اپنی چادر بچھا دی، وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو صحابہ نے بتایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔

(مسلم رقم الحدیث ۲۶۲۹)

''جسکو بیٹیاں دیکر آزمائش میں ڈالا گیا پس اس نے ان بیٹیوں سے حسن سلوک کیا وہ اس کیلئے آگ کے آگے رکاوٹ بن جائیں گی۔

فصل سوم: عورت کا سب سے بڑا منصب اور اعزاز

مسلمان عورت کا سب سے بڑا منصب صحیح نکاح کی وساطت سے کسی بچے یا بچی کیلئے ماں ہونا ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بعض خواتین نے اپنے لیے کم اور مرد حضرات کیلئے نیکی کے زیادہ مواقع پر خدشات کا اظہار کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

اَمَا تَرْضٰى اِحْدَاكُنَّ اَنَّهَا اِذَا كَانَتْ حَامِلًا مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ عَنْهَا رَاضٍ اَنَّ لَهَا مِثْلَ اَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اِذَا اَصَابَهَا الطلقُ لَمْ يَعْلَمْ اَهْلُ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَا اُخْفِيَ لَهَا مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ فَاِذَا وَضَعَتْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ لَبَنِهَا جُرْعَةٌ وَلَمْ يَمَصَّ مِنْ ثَدْيِهَا اِلَّا كَانَ لَهَا بِكُلِّ جُرْعَةٍ وَّ بِكُلِّ مَصَّةٍ

حَسَنَةٌ فَإِنْ اَسْهَرَهَا كَانَ لَمَا مِثْلُ اَجْرِ سَبْعِيْنَ رَقَبَةٍ تُعْتِقُهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَلَامَةٍ۔ (کنز العمال: رقم الحدیث ۴۵۱۲۲)

کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند نہیں کہ جب وہ اپنے زوج سے امید میں ہو اور وہ زوج اس سے راضی ہو کہ اس کی مدت حمل میں روزانہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے روزانہ دن کو روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے کی مثل اجر ہوگا۔ جب اس کو دردِ زہ شروع ہوتا ہے۔ زمین و آسمان والے نہیں جانتے، جو اس کیلئے مخفی اجر ہے یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک جب وہ بچے کو جنم دیتی ہے اس کے دودھ کا جو گھونٹ بھی نکلتا ہے اور بچہ امی کے پستان سے جتنی مرتبہ چوستا ہے ہر مرتبہ اسے نیکی ملتی ہے (دوسری روایت میں ہے کہ ہر گھونٹ پر اسے ایک جان زندہ کرنے کا ثواب ملتا ہے) اور اگر وہ بچہ اسے رات کو جگائے رکھے تو اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سالم ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

اگر بوقت ولادت فوت ہوگئی تو بھی ماجور ہوگی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اَلْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ (مسند امام احمد: ۵/۳۱۵۔ النہایہ: ۱/۲۹۲)

وہ عورت جو بچے کی ولادت کی وجہ سے فوت ہو جائے وہ شہید ہے۔

باب دوم

خاندانی منصوبہ بندی کا مفہوم

بچوں کی ولادت میں وقفہ یا ولادت کا سلسلہ ختم کرنا ہمارے عرف میں خاندانی منصوبہ بندی کہلاتا ہے۔اس میں چند طرق اپنائے جاتے ہیں۔

نمبرا: نس بندی Sterilization

یہ ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے مرد میں عارضی طور پر یا دائمی طور پر عورت کو حاملہ بنانے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ خصیتین کے صحیح ہونے کے باوجود عرق کو مکمل طور پر یا جزوی طور پر بند کر دیا جاتا ہے اسے (Vasectomy) کہتے ہیں۔ یہ عمل عورتوں میں بھی کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ عارضی طور پر یا دائمی طور پر حاملہ ہونے کی صلاحیت کھو بیٹھتی ہیں۔اس مقصد کیلئے بعض نالیوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ مانع حمل گولیاں بھی ایسے مقاصد کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔اور بھی کئی حربے آزمائے جا رہے ہیں۔

نمبر۲۔اسقاطِ حمل:

حمل کو استقرار کے بعد کسی بھی مرحلہ میں ضائع کر دیا جاتا ہے۔

قائلین کے دلائل:

ڈاکٹر عبدالرحیم عمران کی کتاب ''اسلامی میراث میں خاندانی منصوبہ بندی'' جو منصوبہ بندی کے حق میں لکھی گئی ہے اور اقوام متحدہ نے شائع کی ہے کے دلائل میں سے چند قابل ذکر دلائل یہ ہیں۔

1۔ وہ اس کو عزل پر قیاس کرتے ہوئے جواز کی راہ نکالتے ہیں۔

2۔ والدین کو کوئی نہایت خطرناک بیماری ہے وہ آگے بچوں کی طرف منتقل نہ ہو۔

3۔ مالی مشقت اور پریشانی سے بچنے کیلئے۔ ذرائع آمدنی کم اور بچے زیادہ ہونے کی صورت میں آدمی مصیبتوں میں گھر جاتا ہے۔

4۔ زیادہ بچے ہوں تو والدین ان کی صحیح دیکھ بھال نہیں کر سکتے۔

5۔ بار بار استقرار حمل سے ماں اور بچے کی صحت کو خطرہ۔

6۔ بیمار عورت کا حاملہ ہونا اور اس کے خطرات۔

7۔ روز افزوں آبادی سے بڑھتے ہوئے مسائل۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب یہ قول بھی پیش کیا جاتا ہے۔

جهد البلاء كثرة العيال مع قلة الشي:

سب سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ آدمی کے بچے زیادہ ہوں لیکن ذرائع آمدنی مناسب نہ ہوں۔

یہ قائلین کے دینی، اقتصادی، طبی اور ثقافتی دلائل کا خلاصہ ہے۔ ان کے جوابات آگے آرہے ہیں۔

باب سوم

خاندانی منصوبہ بندی قرآن وسنت کی روشنی میں

فصل اوّل: رزق اور معیشت کے خدشات کا جواب

بچوں کی ولادت میں مناسب وقفے کا عمل جائز ہے بلکہ بعض اوقات ضروری ہے۔لیکن اس عمل کے پس منظر میں یہ نظریہ نہ ہو کہ اگر بچے زیادہ ہو گئے تو ان کی خوراک اور رزق کا بندوبست مشکل ہوگا۔ یہ عمل مناسب وقفے کیلئے اس بنیاد پے جائز ہوگا کہ پہلے بچے کی صحت، ماں کی صحت یا بعد میں ہونے والے بچے کی صحت کو خطرہ لاحق ہو۔مگر کوئی ایسی منصوبہ بندی جسکی وجہ سے تعقیم دائمی یعنی ہمیشہ کیلئے بانجھ پن لازم آئے ،عورت کے حاملہ ہونے اور مرد کے حاملہ کرنے کی صلاحیت ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے' یہ حرام ہے۔

رزق کے خطرہ اور آبادی کے مسائل کی وجہ سے کسی قسم کی خاندانی منصوبہ بندی خواہ عارضی تعقیم ہو یا دائمی ناجائز ہے۔اس سلسلہ میں قرآن مجید کی ان آیات کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ۔(الانعام/۱۵۱)

اور اپنی اولاد مفلسی کے باعث قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔

(۲) وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ۔(الاسرا/۳۱)

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی۔

(۳) لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ۔(طٰہٰ/۱۳۲)

ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے۔

(۴) وَمَامِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ (ھود/۶)

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔

(۵) وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاکُمْ۔ (العنکبوت/۶۰)

اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے' اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ حَقَّ تَوَکُّلِهٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَ تَرُوْحُ بِطَانًا۔ (شرح السنۃ:۱/۴۴۰۔ مشکوٰۃ:۴۵۲)

اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کرو جو اس پر توکل کا حق ہے تو وہ تمہیں یوں رزق دے گا جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے' وہ صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔

ان فرامین کے پیش نظر یہ بات واضح ہے کہ رزق اور روزی کی وجہ سے خاندانی منصوبہ بندی اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر عدم اعتماد کے مترادف ہے۔ شرعاً یہ سوچ بڑی ناقص ہے کہ تھوڑے انسان ہونگے تو انہیں رزق زیادہ ملے گا۔ کیونکہ رزق کا قبض وبسط بندے کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ۔ (الرعد/۲۶)

اللہ جس کیلئے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے۔

نیز فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ

مَّا يَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ۔ (الشوریٰ/۲۷)

اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے لیکن وہ اندازے سے اتارتا ہے جتنا چاہے' بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے' انہیں دیکھتا ہے۔

نکاح کثرت رزق کا ذریعہ ہے:

نکاح کے مقاصد کا شروع میں بیان کیا گیا ہے اس سے بڑا مقصد توالد تناسل ہے اللہ تعالیٰ اولاد کیلئے رزق میں خود برکت پیدا فرما دیتا ہے۔ فرمان خداوندی ہے۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ (النور/۳۲)

اور نکاح کرواپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہو اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

اِلْتَمِسُوا الرِّزْقَ بِالنِّكَاحِ۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۴۴۴۳۶)

''نکاح کے ذریعے رزق تلاش کرو''

چنانچہ آبادی کی کثرت پر معیشت اور رزق کی وجہ سے خطرات محسوس کرنا درست نہیں ہے۔ رزق حلال کی تلاش، کفایت شعاری، توکل اور صبر مسئلے کا حل ہے۔ زمینی حقائق سے بھی یہ بات واضح ہے۔ میں نے اسی موضوع پر ایک مذاکرے میں جنگ فورم میں ۱۹۹۹ء اکتوبر کو کہا تھا۔ اگر آج سے صدیوں قبل جب زمین پر ایک ہزار انسان آباد تھے اگر وہ سر پکڑ کر بیٹھ جاتے کہ اب ہم ایک ہزار ہیں، (ظاہر ہے کہ اتنی زیادہ

سہولیات انہیں حاصل نہیں ہونگی) اگر ہم دس ہزار ہو گئے تو پھر تو بڑے مسائل پیدا ہو جائیں گے ہمیں کھانے کو کیا ملے گا۔ حالانکہ وہ بعد میں جب دس کروڑ بھی ہو گئے تو سب کو کھانے کیلئے ویسے ہی ملا یا اس سے بھی اچھا ملتا رہا۔ اگر وہ ایسا سوچتے تو ان کی یہ سوچ درست قرار نہ پاتی۔ ایسے ہی آج بھی آبادی کیلئے متفکرین کی اس سوچ کا یہی عالم ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم عمران نے ان آیات سے ثابت شدہ موقف کے بارے میں ناقدانہ تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے "بے شبہ خاندانی منصوبہ بندی کے حامی حضرات مسلمان کی حیثیت سے یہی عقائد رکھتے ہیں۔ یعنی اللہ کی قضا وقدر اللہ کی رزاقیت اور توکل علی اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ حضرات دراصل اس اصول کی کہ "اسباب یا تدابیر کو اختیار کرنا چاہیئے" پیروی کرتے ہیں یہ اصول کسی طرح بھی توکل علیٰ اللہ کی نفی نہیں کرتا"۔ (اسلامی میراث میں خاندانی منصوبہ بندی ۱۶۱)

لیکن ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب نے جو خاندانی منصوبہ بندی کو "اسباب وتدبیر کا اختیار" کرنا قرار دیا ہے اس میں معقولیت نہیں ہے۔ اسلام میں اسباب کا اختیار اگرچہ توکل کے منافی نہیں ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اسباب جائز ہیں یا ناجائز۔ خرید وفروخت اسلام میں جائز ہے اور رزق میں توکل کے منافی نہیں ہے۔ لیکن جیسے خرو فروخت ایک سبّب ہے تو سودی کاروبار بھی ایک سبّب ہے اب اس سبب (سود) کے اختیار کا قول نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ایسے ہی دائمی بانجھ پن پیدا کر کے رزق میں اضافے کا سبب بھی حرام اسباب میں سے ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ یہاں تو مرزوق کو ختم کر کے رزق بڑھانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے سبب تو وہ چاہیے۔ مرزوق رہے لیکن اس کے رزق میں فراخی ہو۔

فصل دوم: عزل کی تحقیق اور اس پر قیاس کا بطلان

منصوبہ بندی کے قائلین اس کو عزل پر قیاس کرتے ہیں ۔ہم پہلے نفس مسئلہ بیان کریں گے اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ یہ بیان کریں گے کہ یہ قیاس درست نہیں ہے ۔

علامہ عبدالنبی احمد نگری نے عزل کی تعریف یہ کی ۔

اخراج الذکر وقت خروج المنی حذرا عن الحمل ۔(دستور العلماء ۲/۴۰)

منی کے خروج کے وقت ذکر کو باہر نکال لینا حمل سے بچنے کیلئے ۔

آزاد عورت سے اسکی اجازت کے بعد عزل جائز ہے ۔(ھدایہ ۲/۳۲۲)

عزل کے بارے میں اگرچہ حدیث شریف میں دلائل متعارض ہیں لیکن ترجیح عزل کے جواز کو ہے ۔(کفایہ تحت الفتح ۳/۲۷۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ۔

كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنَ يَنْزِلُ ۔(نیل الاوطار ۶/ ۱۹۵ موطا امام مالک وغیرہ)

امام مسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کیا ۔

كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا ۔(مسلم رقم الحدیث ۱۴۴۰)

قائلین منصوبہ بندی کہتے ہیں جب عزل جائز ہے تو منصوبہ بندی بھی جائز ہے ۔لیکن انہیں سوچنا چاہئے کہ عزل پر تعقیم دائمی کو کبھی قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ عزل دائمی بانجھ پن نہیں ہے ۔

عزل سے وقفہ ولادت کا اثبات تو ہوتا ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کرنے کی وجہ یوں بیان کی۔

الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْاَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ۔ (مسلم:۲/۱۰۶۳)

''بندے کی بیوی اس مدت میں ہے کہ اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے وہ اس سے جماع کرتا ہے اسے یہ ناپسند ہے کہ اس کی بیوی اس سے حاملہ ہو''

اس حالت میں شیر خوار کی صحت خراب ہونے کا خطرہ ہوتا ہے یہی غیلہ ہے کیونکہ غیلہ کی تعریف یہ ہے۔

هِىَ اَنْ تُرْضِعَ الْمَرْاَةُ وَهِىَ حَامِلٌ۔ (نیل الاوطار۶/۱۹۶)

عورت دودھ پلائے حالانکہ وہ حاملہ بھی ہے۔

جامع ترمذی میں ہے:

قَالَ مَالِكٌ وَالغيله اَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ اِمْرَاَةً وَهِىَ تُرْضِعُ۔

(جامع ترمذی:۲۰۷۷)

امام مالک نے کہا ہے غیلہ یہ ہے کہ بندہ اپنی عورت سے اس مدت میں جماع کرے کہ وہ ابھی دودھ پلاتی ہو۔

لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اس سے ضرور اس شیر خوار کی صحت پر برے اثرات مرتب ہوں کیونکہ حضرت جذامہ بنت وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے۔

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الغيله فَنَظَرْتُ فِى الرُّوْمِ وَفَارِس فَاِذَاهُمْ يَغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ شَيْاءً۔ (جامع ترمذی رقم الحدیث:۲۰۷۷)

میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں غیلہ سے منع کر دوں تو میں نے روم وفارس میں غور کیا وہ غیلہ (عورت کے دودھ پلانے کے زمانے میں عورت کیساتھ جماع کر کے حاملہ بنا دیتے ہیں) کرتے ہیں یہ عمل ان کی اولاد کونقصان نہیں دیتا۔

مسئلہ عزل سے صرف وقفہ کا جواز بمشکل ثابت ہوا اور وہ بھی گولیوں اور عارضی نس بندی کے علاوہ عزل سے ہی ہو۔

ہر قسم کی فیملی پلاننگ کو جائز قرار دینے والے یہ بھی کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہونا ہے وہ تو ہو کے رہے گا، اللہ تعالیٰ قادر ہے لہذا فیملی پلاننگ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس سلسلے میں وہ ایک حدیث کا بھی حوالہ پیش کرتے ہیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَعْزِلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدَّرَ مَاهُوَ خَالِقٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (کنز العمال: رقم الحدیث ۴۴۹۲۱)

تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عزل نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اندازہ کیا ہے، اس چیز کا جو وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے۔

مجوزین منصوبہ بندی کا یہ قول الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مترادف ہے، انہیں بار بار جس حدیث کی وجہ سے منصوبہ بندی کرنے سے روکا جاتا تھا اس کو ہی انہوں نے رخ موڑ کر پیش کرنا شروع کر دیا۔ انہیں سوچنا چاہئے جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں جو ہے وہ ہو کر رہے گا تو انہیں پھر اسکی مخالفت ہی نہیں کرنی چاہئے۔

بحث ہے عادت جاریہ کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں تو یہ بھی ہے کہ وہ بغیر باپ کے بھی بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن عادت جاریہ یہی ہے میاں بیوی رشتہ ازدواج میں منسلک ہوں تو بچہ پیدا ہو۔ عزل ایسی صورت ہے کہ جس میں جو عادی بچے کی ولادت کا ذریعہ ہے، اس کی بالکلیہ مخالفت نہیں ہو رہی پھر بھی اس میں چانس

موجود ہے کہ مرد کو پتہ ہی نہ چلے اور کوئی قطرہ ٹپک جائے جبکہ عارضی منصوبہ بندی اس عادی ذریعہ سے یکسر مختلف ہے اور دائمی بانجھ پن والی منصوبہ بندی تو بالکل کوئی گنجائش باقی چھوڑتی ہی نہیں۔

فصل سوم:۔ اسقاط حمل

فیملی پلاننگ کے مقصد کے حصول کیلئے بعض اوقات اسقاط حمل بھی کیا جاتا ہے۔اس ضمن میں بھی بعض امور کو سمجھنا نہایت لازم ہے، حمل کی کئی حالتیں ہیں۔

(۱) چالیس دن سے کم کا حمل

(۲) ۱۲۰ دن سے کم کا حمل

(۳) ایک سو بیس دن سے زائد کا حمل۔

فقہ مالکی میں اس سلسلے میں حکم بہت سخت ہے۔امام شہاب الدین قرافی کہتے ہیں:

وَاِذَا قَبَضَ الرَّحِمُ المَنِیَّ فَلا یَجُوْزُ التعرضُ له.وَاَشَدُّ من ذٰلک اِذَا تَخَلَّقَ و اَشَدُّ منه اِذا نُفِخَ فِیه الروحُ فانه قتلُ نفسٍ اِجمَاعًا۔(الذخیرہ۴/۴۱۹)

"جب رحم منی کو قبض کر لے تو اس کے در پے ہونا جائز نہیں ہے اور جب وہ نطفہ گوشت کا لوتھڑا بن جائے تو اس کا اسقاط پہلے سے بڑا جرم ہے اور جب اس میں روح پھونک دی جائے تو یہ اسقاط بالاجماع قتل ہے"۔

پتہ چلا کہ فقہ مالکی میں چالیس دن سے کم مدت کے حمل کا اسقاط بھی جائز نہیں ہے۔۱۲۰ دن سے کم کا اسقاط بڑا جرم ہے اور ۱۲۰ دن کے بعد قتل ہے۔فقہ شافعی میں ہے۔

اختلفوا فی التسبُّب لا سقاط مَالَمْ یَصل لِحَدّ نَفخِ الروحِ فِیه و هو مائةٌ وَ عِشرُونَ یَوماً وَالَّذِی یَتَّجِه وفَاقًا لابن العماد وغیرِه الحرمة ولا یُشکَلُ

عـليـه جـوازُ الـعزل لو ضوح الفرق بينهما بأن المِنّيَ حال نزوله محضُ جماد لم يَتَهَيَّأ للحياه بو جه. بخلافه بعد استقرارِه فى الرحم. واخذه فى مبادى التخلق۔ (بجرمی علی الخطیب :۴/ ۴۷)

حمل کی مدت ۱۲۰ دن ہونے سے پہلے اسقاط میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابن عماد وغیرہ کے مذہب کے مطابق جو راجح موقف ہے وہ حرمت کا ہے۔ ایسے اسقاط کو عزل پر بھی قیاس نہیں کر سکتے کیونکہ دونوں میں واضح فرق موجود ہے۔ کیونکہ نزول کے وقت منی جماد محض ہے کسی لحاظ سے بھی حیات کیلئے تیار نہیں ہے، برخلاف اس حالت کے جب وہ منی رحم میں مستقر ہو جائے اور خلقت کا آغاز ہو جائے۔

فقہ حنبلی میں ہے۔ کہ ۱۲۰ دن سے کم مدت میں اسقاط حمل جائز ہے۔ جیسا کہ مغنی: ۷/ ۸۱۶ میں ہے۔

فقہ حنفی میں ہے:

هـل يُبَاح الاِسقاطُ بعد الحَبلُ يباح مَالَم يَتخَلَّق شئٌ منه ولا يكون ذلك الا بـعـدَ مـا ئـةٍ وعِشـرِيـْن يـومـا. وهذا يقتضى اَنَّهم ارادوا بالتخليق نفخُ الروح والا فهو غلط لان التخليق يَتَحَقَّقُ بالمشاهدة قبل هذه المدة۔ (فتح القدیر: ۳/ ۲۷۴)

کیا حمل ہو جانے کے بعد اس کا اسقاط جائز ہے، ہاں اس وقت جائز ہے جب اس سے کچھ بنا ہوا نہ ہو اور اس سے کچھ ۱۲۰ دنوں کے بعد ہی بنتا ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان فقہاء نے تخلیق سے مراد روح پھونکنا لیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر ان کی بات غلط ہے کیونکہ مشاہدہ کے مطابق تخلیق اس مدت سے پہلے ہی ہو جاتی ہے''۔

فتاویٰ ھندیہ میں اس کی پوری وضاحت ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

المرأۃُ یَسَعُھا اَن تُعالِج لِا سقاطِ الحبلِ مَالَم یَستَبِنْ شیءٌ من خلقِہ و ذلک مَا لَم یَتِمَّ له مائۃٌ و عِشرُون یومًا ۔(الفتاویٰ الھندیہ:۱/۳۶۷)

''عورت اسقاط حمل اس وقت تک کرواسکتی ہے جب تک اس کی تخلیق میں سے کچھ ظاہر نہ ہوا ہو اور یہ مرحلہ اس وقت تک نہیں آتا جب تک ۱۲۰ دن پورے نہ ہوئے ہوں''۔

خلاصہ یہ بنا کہ اسقاط حمل ایک قبیح عمل ہے، فقہ حنفی و حنبلی میں اس کی اگرچہ ۱۲۰ دن گذرنے سے قبل اجازت ہے۔ لیکن اس مقصد کیلئے پلاننگ اور علاج اور ادویات کا پھیلاؤ غلط نتائج برآمد کرے گا جو ہرگز فقہ اسلامی کا تقاضا نہیں ہے۔

چنانچہ ۱۲۰ دن کے بعد تو ویسے ہی یہ بالاتفاق قتل ہے، پہلے کے جواز کا مطلب یہ ہے کہ شاذ و نادر حالات میں بعض طبی شرعی وجوہات کی بنیاد پر جائز کہا گیا، مگر ''فیملی منصوبہ بندی'' کی طرف سے جیسے اس کی ترغیب دی جاتی ہے یا اس کی دوائیوں کو عام کیا جاتا ہے یا عمل کو رائج و عام کیا جارہا ہے یہ سب کچھ ناجائز ہے۔

فیملی پلاننگ کے حامی جہاں تک بچوں کی دیکھ بھال کا عذر پیش کرتے ہیں تو اس سلسلے میں بھی کوئی معقولیت نہیں ہے کیونکہ جب چار تک نکاح کو جائز رکھا گیا، تو اللہ تعالیٰ کے پیش نظر تھا کہ والدین تربیت کیسے کریں گے۔ جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔"**جھد البلا کثرۃ العیال مع قلۃ الشیءً**۔ تو کیا وجہ ہے اس جہد بلا سے بچنے کیلئے قلت عیال کا رخ کیا جارہا ہے حالانکہ کثرت وسائل آمدنی بھی تو ممکن ہے، اس ذریعے سے جہد بلا سے بچنا یہ ترجیح بلا مرجح ہے اور اگر تم یہ کہو کہ آدمی قلت وسائل کو کثرت میں نہیں بدل سکتا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو پھر یہ بھی دیکھو کثرت عیال بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

باب چہارم

فصل اوّل: ایک دلچسپ مذاکرہ

روز نامہ جنگ نے اکتوبر ۱۹۹۹ء میں آبادی کے عالمی دن۔ کے موقعہ پر جنگ فورم میں ایک مذاکرے کا اہتمام کیا جس میں منظور عثمانی، ڈائریکٹر فیملی پلاننگ بہبود آبادی پنجاب، ثریا جبین چیف آپریٹنگ آفیسر فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن آف پاکستان۔ یاسمین زیدی ایڈوائزر یونائیٹڈ نیشنز فیملی پلاننگ، ڈاکٹر نجمی شمیم ماڈل کلینک اور ڈاکٹر ثمینہ زیب گنگا رام ہسپتال لاہور نے شرکت کی۔ بندہ اور ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی صاحب اس میں مدعو تھے۔ مجھے اس قدر بے حجاب خواتین کی شرکت کی خبر نہیں تھی جب پہنچا تو پھر ایک شرعی مسئلہ کی وضاحت کیلئے آنکھیں جھکائے بیٹھ گیا۔ اس دن ان حضرات و خواتین کے کافی افکار و اوہام سماعت کئے اور جوابات دیئے۔ جنگ میگزین ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۹ء نے اس مذاکرے کے بعض حصوں کو شائع کیا۔

وہاں اس بات پر زور دیا گیا جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اسے فوراً ہسپتال پہنچایا جاتا ہے، اس وقت ہمارے علماء دین یہ فتویٰ نہیں دیتے چونکہ بیماری خدا کی طرف سے آئی ہے اس کو اس طرح رہنے دو ورنہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی مخالفت لازم آئے گی۔ ایسے ہی عورت کی بھی ایک بیماری ہے اس نے علاج کروالیا تو علماء اس کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

میں نے جواباً کہا تمہاری یہ بات درست نہیں ہے بیماری کے علاج تو شرعاً حکم ہے لیکن عورت میں بچہ پیدا کرنے کا وصف اسے بیماری کہنا عورت سے انصاف نہیں ہے یہ تو عورت کا ایک وصف فضیلت ہے اور شان ہے، اس کو بیماری نہیں کہا جا سکتا۔ لہٰذا اس کو بیماری پر قیاس بھی نہیں کر سکتے۔ اس پر شور اٹھا کیا عورت کوئی بچے پیدا کرنے والی مشین ہے۔

میں نے کہا مشین نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی تخلیق جن مقاصد کیلئے کی ان میں سے ایک مقصد اس سے بچوں کی تولید ہے۔ مشین اپنی چاہت سے کچھ نہیں کرتی، لیکن بچے کی ماں بننا اس عورت کی چاہت ہے۔ جب ایک کی ماں بننے سے مشین نہیں کہلائے گی تو ۳ یا زیادہ کی ماں بنے پھر بھی مشین نہیں کہلائے گی۔

جب میں اس بات پر مُصِر تھا کہ عورت کا زیادہ بچے جنم دینے والی ہونا اس کا عیب نہیں، اس کی شان ہے تو میں نے بطور دلیل یہ حدیث پیش کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

تَزَوَّجُوْا الْوُلُوْدَ الْوُدُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاَنْبِیَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

(جامع الاحادیث ۴/ ۸۵۔ کنز العمال: ۴۴۵۹۸)

''زیادہ بچے جنم دینے والی محبت کرنے والی عورت سے شادی کرو کیونکہ قیامت کے دن میں تمہاری وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کے سامنے کثرت ظاہر کرونگا''۔

جب میں نے یہ کہا تو منظور عثمانی صاحب ڈائریکٹر فیملی پلاننگ پنجاب کہنے لگے۔ کیا عورت کے سر پر سینگ ہونگے جو زیادہ بچے جنم دینے والی ہوگی اس کی کیا علامت ہوگی اور کیسے پتہ چلے گا۔

مغرب زدہ افراد کو بولتے ہوئے پتہ نہیں چلتا کہ وہ کس کے فرمان کے مقابلے میں بات کر رہے ہیں۔ میں نے فرمان رسول اللہ ﷺ پیش کیا تھا لیکن وہ اس پر سیخ پا ہو گئے۔ میں نے کہا ولود عورت کی علامت ہے قرائن سے پتہ چلے گا اس کی والدہ اسکی بہن وغیرہ کے احوال سے پتہ چلے گا کہ اس میں یہ وصف کیسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

تَخَیَّرُوْا النُّطَفِکُم فَاِنَّ النِّسَآءَ یَلِدْنَ اَشْبَاہَ اِخْوَانِھِنَّ وَاَخَوَاتِھِنَّ۔

(جامع الاحادیث ۴/ ۷۲)

''اپنے نطفوں کیلئے اچھی عورتیں پسند کرو کیونکہ عورتیں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مشابہت رکھنے والی اولاد جنم دیتی ہیں۔''

پھران ماہرین منصوبہ بندی نے یہ سوال اٹھایا کہ جیسے آدمی کے بدن پر پھوڑا بنتا ہے تو اپنے بدن ہی کے حصے کو وہ کٹوا دیتا ہے، کیونکہ وہ ہمہ وقت تکلیف برداشت نہیں کرسکتا۔ ایسے ہی ایک خاتون باربار تولید کے عمل سے گذرکر تھک گئی ہے۔اب آرام چاہتی ہے اس واسطے آپریشن کروالیتی ہے۔

میں نے کہا یہ قیاس بھی درست نہیں ہے یہ تو ایسے ہی ہے جیسا کہ ایک بوڑھا آدمی کہے کہ میں کام کرکے تھک گیا اب مجھ سے کام نہیں ہوتا میرا ہاتھ کاٹ دیا جائے، حالانکہ یہ جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

و لا تلقوابا یدیکم الی التھلکۃ۔(البقرۃ۔۱۹۵)

اوراپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑ۔

ایسے ہی عورت کے اندام نہانی کا آپریشن بھی ہوگا۔

فصل دوم: خاندانی منصوبہ بندی اورجدید فتاویٰ

عالم اسلام کے عظیم سکالر ڈاکٹر وھبہ زحیلی لکھتے ہیں۔

یـجوز استعمالُ موانِع الحمل الحدیْثۃِ کا لحبوب وغیرھا لفَترۃٍ مُوَقتۃ ، دون ان یَتَـرَتَّـبَ علیہ استیصالُ اِمکانِ الحَمل،و صَلاحیۃُ الاِنجاب قال الـزرکشـی، یجوز استعمالُ الدواء لمَنِع الحَملِ فی وقتٍ دون وقت کا لعَـزلِ ولا یـجـوزُ التَداوِی لمَنع الحبَل بالکُلیۃِ اوربط عُروقِ المَبا یِض اذا تَـرَتَّـبَ عـلیـہ امتناعُ الحمل فی المستَقبِل،والعبرۃُ فی ذلک لغَلبۃِ

الظن ای احتمالٌ ما فوق ۵۰٪ و کذلک الحکم فی تعقیمِ الرجل۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۲۶۴۴/۴۔۲۶۴۵)

"منع حمل کے جدید ذرائع جیسے گولیاں وغیرہ ہیں ان کا استعمال محدود مدت کیلئے جائز ہے۔لیکن ایسا نہ ہو کہ ان ذرائع کے استعمال کی وجہ سے حمل کا امکان ہی ختم ہو جائے اور بچہ جننے کی صلاحیت ہی تباہ ہو جائے۔ زرکشی نے کہا ہے۔منع حمل کیلئے وقتاً فوقتاً دوائی کا استعمال عزل کی طرح جائز ہے اور دائمی بانجھ پن کیلئے دوائی کا استعمال جائز نہیں ہے۔ایسے مستقبل میں مستقل منع حمل کیلئے بیضوں کی نالیوں کو بند کرنا بھی ناجائز ہے اور اس میں معیار غلبۂ ظن ہے،یعنی پچاس فی صد سے اوپر احتمال دائمی (بانجھ پن کا تو ناجائز ہے۔) ایسے ہی مردوں کی نس بندی کا حکم ہے۔

نمبر2۔ جامعہ ازہر کے استاذ ڈاکٹر احمد شرباصی کہتے ہیں۔

یجوز لها أن تاخُذَ بتنظیم الأُسرة بالوَسَائِلِ المشروعة السلیمه دون أن تَلجَا اِلی اِجراء عَمَلیة التعقِیم،لأن التعقیمَ لا یباح فی هذا المجال۔(یسألونک فی الدین والحیاۃ،۲۳۹/۱)

فیملی پلاننگ کی غرض سے عورت کیلئے جائز ہے کہ سالم شرعی ذرائع استعمال کرے بغیر اس کے کہ بانجھ پن کیلئے کوئی علاج کرائے کیونکہ بانجھ پن اس کیلئے جائز نہیں ہے۔ ایک دوسرے مقام پر کہتے ہیں۔

لا یجوزُ اجرَاء عَمَلیةٍ یَتَرَتَّبُ علیها تعطیلُ الا جهزة التناسلیة بصفةٍ دائمةٍ عند الزوج اوا لزوجة۔(یسألونک فی الدین والحیاۃ:۲۴۰/۱)

ایسا کوئی آپریشن یا علاج جائز نہیں جس کی وجہ آلات تناسل کا دائمی طور پر معطل ہونا لازم آئے زوج یا زوجہ کے ہاں۔

خلاصۃ البحث:

ماں کی صحت کیلئے یا بچے کی صحت کیلئے دو بچوں کی ولادت کے درمیان وقفہ مناسب ہے۔ لیکن

نمبر ۱۔ یہ رزق کی تنگی کے خطرے سے نہ ہو،

نمبر ۲۔ اچھا ہے کہ اس وقفے کیلئے منع حمل کی گولیوں یا عارضی نس بندی وغیرہ والا علاج نہ ہو بلکہ عزل کا سہارا لیا جائے۔

اگر چہ گولیوں کے استعمال کی اجازت مذکورہ ۲ فتاویٰ میں ذکر ہے، لیکن بندہ کی رائے کے مطابق ایسی گولیوں اور مانع حمل ذرائع کے پھیلاؤ سے دیگر بہت سے مسائل معاشرے میں پیدا ہو جائیں گے اور ان کا استعمال حرام کاری کیلئے شروع ہو جائے گا جیسا کہ اس کے شواہد بھی ہیں۔

اگر ایک باقاعدہ محکمہ کی وساطت سے مانع حمل ادویات اور ذرائع کی تشہیر اور ترویج کی جاتی رہے گی تو مزید معاشرتی بگاڑ پیدا ہوگا۔ لہذا ایسی ادویات یا آلات ہی نہیں ہونے چاہیے اور منع حمل کیلئے محض عزل کا سہارا لیا جائے۔

یاد رہے مرد و عورت کیلئے تعقیم دائمی کسی طریقے سے بھی ہو حرام ہے خواہ ادویات سے ہو یا آپریشن سے۔ جس سے ابتداءِ حمل کی صلاحیت ہی ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے اور بچہ جنم دینے کی استعداد ہی نہ رہے یہ حرام ہے، جیسا کہ مذکورہ تمام دلائل وفتاویٰ کا تقاضا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نظام سے جنگ اور تغییر خلق اللہ کا عمل ہوگا۔ یہی قرآن وسنت کی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔

مآخذ

۱۔ قرآن مجید
۲۔ صحیح البخاری۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ ط۔ دار الفکر بیروت
۳۔ صحیح مسلم۔ امام مسلم بن حجاج متوفی ۲۶۱ھ ط۔ دار الفکر بیروت
۴۔ سنن ابن ماجہ۔ امام محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ ط دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
۵۔ مؤطا امام مالک۔ امام مالک بن انس المتوفی ۱۷۹ھ ط میر محمد کتب خانہ کراچی پاکستان
۶۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ ط قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان
۷۔ کنز العمال۔ علامہ علاؤ الدین علی بن حسام ھندی متوفی ۹۷۵ھ ط موسستہ الرسالۃ، بیروت
۸۔ مسند احمد بن حنبل۔ الامام احمد بن حنبل ط المیمنیۃ
۹۔ النھایہ فی غریب الحدیث والأثر' امام ابن الاثیر ۶۰۶ھ ط دار الفکر بیروت
۱۰۔ شرح السنۃ۔ امام حسین بن مسعود بغوی، ۵۱۶ھ ط دار الفکر بیروت
۱۱۔ جامع الترمذی۔ امام محمد بن عیسٰی الترمذی ۲۷۹ھ ط دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
۱۲۔ نیل الاوطار۔ للشوکانی ط المطبعۃ العثمانیہ المصریہ
۱۳۔ ھدایہ۔ برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ ط مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

۱۴۔ فتح القدیر۔ ابن ھمام۔ متوفی ۸۶۱ھ ط مکتبہ حقانیہ پاکستان
۱۵۔ کفایہ تحت الفتح مولانا جلال الدین الخوارزمی ط مکتبہ حقانیہ پاکستان
۱۶۔ بجرمی علی الخطیب شیخ سلیمان البجرمی ط دارالفکر بیروت
۱۷۔ دستور العلماء، قاضی عبدالنبی بن عبدالرسول احمد نگری ط میر محمد کتب خانہ کراچی پاکستان
۱۸۔ الذخیرہ۔ امام احمد بن ادریس القرافی متوفی ۶۸۴ھ ط دارالغرب الاسلامی بیروت
۱۹۔ الفتاویٰ الھندیہ۔ علماء بورڈ ط دارالکتب العربیہ بیروت
۲۰۔ جامع الأحادیث، حافظ جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ ط دارالفکر بیروت
۲۱۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ، ڈاکٹر وھبہ زحیلی، ط دارالفکر بیروت
۲۲۔ یسألونک فی الدین والحیاۃ، ڈاکٹر احمد شرباصی ط دارالجیل بیروت
۲۳۔ اسلامی میراث میں خاندانی منصوبہ بندی، ڈاکٹر عبدالرحیم عمران ط اقوام متحدہ فنڈ برائے آبادی
۲۴۔ جنگ میگزین ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۹۹ء

☆☆==================☆☆

فیملی پلاننگ

فیملی پلاننگ کے حوالہ سے معیشت اور رزق کے معاملات کو بطور اہم عنصر پیش کیا جاتا ہے ہمیں بطور مسلمان رزق کے بارے میں اسلامی تصور اور دیگر چیزوں کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے ۔قرآن مجید میں فرمان ہے کہ خرچ اور نان ونفقہ کے بوجھ کی وجہ سے تم اپنی اولاد کو قتل نہ کرو خالق کائنات نے رزق کی نسبت اپنی طرف کی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی اس سلسلہ میں کئی فرمان ملتے ہیں' اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ کتنے جانور ہیں جو اپنی روزی اپنے ساتھ نہیں رکھتے اللہ تعالی ان کو رزق دیتا ہے ۔حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے''جبرائیل امین نے مجھ پر یہ وحی کی ہے کہ کوئی جاندار چیز اس وقت تک نہیں مرے گی جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کر لے لہٰذا اللہ تعالی نے جس کے لئے جتنا رزق رکھا ہے وہ مرنے سے پہلے ضرور لے گا اور وہ اپنا رزق مکمل کرنے کے بعد ہی فوت ہوسکتا ہے ۔ہمیں نہیں معلوم کہ جو رزق ہمیں مل رہا ہے وہ کس کے طفیل مل رہا ہے ۔اسلام مسلسل جدو جہد اور کوشش کا نام ہے لیکن رزق خالق کائنات دیتا ہے ہمیں معیشت کے خوف اور نان ونفقہ کے ڈر سے فیملی پلاننگ نہیں کرنی چاہیے ۔فیملی پلاننگ میں کچھ مراحل ایسے ہیں جن کی شرعی طور پر حمایت کی جاسکتی ہے ۔اور کچھ ایسے ہیں جو شرعاً جمہور کے نزدیک بالکل ممنوع ہیں ہم اس سوچ سے فیملی پلاننگ کو غلط سمجھتے ہیں کو لوگوں کے زیادہ ہو جانے سے اخراجات زیادہ ہو جائیں گے البتہ بعض اوقات بچے کی والدہ کی صحت پر غلط اثر پڑتا ہو اور اس کی صحت مسلسل کمزور ہوتی جارہی ہو تو بچوں کی ولادت کے دوران وقفہ شرعی طریقہ سے کیا جاسکتا ہے ۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ایک طریقے کے بارے میں متعدد احادیث مبارکہ موجود ہیں یہ ایک طریقہ ہے جس سے بچوں کی ولادت میں وقفہ پیدا ہو سکتا ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی حسین وضاحت موجود ہے کہ تم ایسا طریقہ اپنا سکتے ہو کہ جو اللہ تعالی کا پیدا کردہ تولیدی نظام ہے وہ بھی متاثر نہ ہو اور تمہاری طرف سے بھی کوشش ہو جائے لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہتا ہے ۔فیملی پلاننگ میں کوئی ایسا طریقہ کہ جس سے اللہ تعالی کا نظام معطل ہو جائے وہ اللہ تعالی کے نظام سے جنگ کی حثیت رکھتا ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے اگر خالق کائنات نے کسی کی ولادت کو مقرر کر رکھا ہے تو ہمیں اس میں دخل نہیں دینا چاہئے،فیملی پلاننگ میں ایسا بانجھ پن کہ جس کے بعد بچہ پیدا ہونے کا تصور ہی ختم ہو جائے ۔اس کے بارے میں جمہور علماء کا یہ مسلک ہے کہ ایسا کرنا حرام اور ممنوع ہے۔